قصیدہ

در مدح امام زین العابدینؑ

لسان الشعراء مولانا سید مجاور حسین نقوی تمنا جائسی

سپیدی صبح کی یوں ڈوبتے تاروں تک آ پہنچی
کہ جیسے سیل دریا بڑھ کے انگاروں تک آ پہنچی

شہہ زین العبا کے رُخ کی ضو تاروں تک آ پہنچی
ولادت کی خبر فرقت کے بیماروں تک آ پہنچی

مہینہ پانچواں تھا اور وہ تھی تاریخ پندرھویں
یہ صوت جانفزا جس وقت دینداروں تک آ پہنچی

طلائی ایک جدول سے کھنچی صحنِ گلستاں میں
سنہری دھوپ جب گلشن کی دیواروں تک آ پہنچی

جو چاندی کی تھیں سونے کی بنیں وہ آب کی دھاریں
شعاعِ مہر جب نہروں کے فوّاروں تک آ پہنچی

شفق کا عکس سورج کی کرن سے مل گیا آخر
یہ ندی خوں کی بڑھتے بڑھتے تلواروں تک آ پہنچی

دلِ عشاق تک محدود تھی جو خون کی سرخی
وہ اب پیکانوں کی نوکوں سے سوفاروں تک آ پہنچی

دل بُلبل ہلا اور یوں ہلا کہ شق ہوا سینہ
تڑپ کر برق جب پھولوں کے انباروں تک آ پہنچی

اُداسی نے قفس کی اور بھی کچھ پاؤں پھیلائے
سیاہی شب کی جب تازہ گرفتاروں تک آ پہنچی

مسرت نے کیا اس طرح روشن دل کو سینے میں
جھلک سی ہلکی ہلکی ایک رخساروں تک آ پہنچی

خوشی سے آج سرخی سب کے رخساروں تک آ پہنچی
لہو کی سیل خود اپنے طلبگاروں تک آ پہنچی

فضا پر روئے شہ کی چھوٹ سیاروں تک آ پہنچی
یہ وہ بجلی تھی جو اِن تیز رفتاروں تک آ پہنچی

ہوئی تھی مشتہر پہلے پہل جو شہر بصرہ میں
فضا سے وہ نویدِ تازہ اب تاروں تک آ پہنچی

جسے اے چوتھے ساقی میرے خود حیدر پلاتے ہیں
کشش سے دل کی وہ مے تیرے میخواروں تک آ پہنچی

نمازوں کے لئے مضبوط باندھی پھر کمر سب نے
سحر کی جب سپیدی شب کے بیداروں تک آ پہنچی

یہ خوف آتا ہے آگ اب اس سے لگ جائے نہ گلشن میں
جو سرخی عکس بن کر پھولوں سے خاروں تک آ پہنچی

کیا جب معجزے سے سنگِ اسود نصب کعبے میں
تو دل کی ضو خوشی سے شہہ کے رخساروں تک آ پہنچی

قطعہ

انگوٹھا جب چبایا بن کے اژدر شہہ کا شیطاں نے
تو اس ظلم صریحی کی خبر تاروں تک آ پہنچی

شہابِ ثاقب اس ملعون پر اک اس طرح ٹوٹا
کہ جس کی روشنی مسجد کی دیواروں تک آ پہنچی

یہ دیکھا جب تو پہلے چھپ گیا وہ اور پھر بھاگا
جھلک اُس دم خوشی کی شبہ کے رخساروں تک آ پہنچی
نقابِ رخ اب اُلٹو اپنے اس پوتے کی بھی مولاؑ
کہ جس کے باب میں نوبت ہے تکراروں تک آ پہنچی
تمنّا پہلے جو محدود تھی دل تک مسرت میں
وہ ضو اب دیکھ بڑھ کر تیرے رخساروں تک آ پہنچی

ایک امام ــــــــ پروردگارِ دعا

م۔ر۔عابد

اے زیب و زینِ مقصدِ خلقت تجھے سلام
تیری دعا سے درد کی تصویر کھل گئی
اے نازشِ مرادِ عبادت تجھے سلام
تیری دعا سے ظلمتِ محرومی چھل گئی
اے سرخیٔ مقالۂ طاعت تجھے سلام
تیری دعا سے خوبیٔ تعبیر سل گئی
زین العباد، زینتِ عصمت تجھے سلام
تیری دعا سے منزل تدبیر مل گئی
اے مرکزِ نگاہِ حقیقت، سلام لے
تیری دعا مکارمِ اخلاق ہو چلی
اے وجہ خود ستائی وحدت سلام لے
تیری دعا وراثتِ آفاق ہوچلی

تجھ سے عبادتوں کا ہر انداز کھِل اٹھا
تو نے دعا کو آگہی، دانائی بخش دی
تجھ سے سجا ہے نازِ عبادت دعا دعا
تو نے دعا کو طرزِ مسیحائی بخش دی
تو نے جو کی دعا تو نصیبِ دعا جگا
تو نے دعا کو تاب و شکیبائی بخش دی
تو نے دعائیں دیں تو صحیفہ ہوئی دعا
تو نے دعا کو صاحبی، آقائی بخش دی
تری دعا سے نزہتِ ایماں چہک اٹھی
وہ صاحبی جو بندۂ یزداں بنی رہی
تیری دعا سے ہستیٔ انساں مہک اٹھی
وہ بندگی جو حاکم دوراں بنی رہی

تیری دعا نیازِ عبادت بتا رہی
تو نے دعا کو یاس کے بن سے نکال کر
تیری دعا رواجِ حقیقت سجا چکی
تو نے دعا کو نازِ طریقت میں ڈھال کر
تیری دعا صحیفۂ سجادیہ بنی
تو نے دعا کو روحِ شریعت میں پال کر
تیری دعا مزاجِ زمانہ پہ چھا گئی
تو نے دعا کو بول کے سانچے میں ڈال کر
تیری دعا شرافتوں کو موج دے گئی
لفظ دعا کو شہرگِ اظہار کردیا
تیری دعا صداقتوں کو اوج دے گئی
ابلاغِ حق کا قافلہ سالار کردیا

اے خالقِ خطابت و دلداریٔ دعا
اے موجدِ صحافت و گلکاریٔ دعا
اے شاعرِ عبارت و زنگاریٔ دعا
ہاں اے مدیرِ وقعت وضو باریٔ دعا
تجھ سے دعا کی طرفہ طلاقت چلی، سلام!
تو نے دعا کی خاص اشاعت رچی، سلام!